نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔ قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۲ جلد ۳ ۔ لودیانہ ۱۴ جنوری ۱۸۷۵ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل

دفعہ ۱۔ یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے +

دفعہ ۲۔ مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اول آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین ملی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو +

سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳۔ قیمت سالیانہ بلا محصول عہ معہ محصول عہ ششماہی بلا محصول ۱ر معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۷ر معہ محصول ۱۲ر ماہواری بلا محصول ۳ر معہ محصول ۴ر +

میعاد دہندگی سال کیواسطے دو ماہ اور ششماہ کے واسطے ایک ماہ سہ ماہی کے واسطے پندرہ یوم ماہواری دست بدست تا بعد المقاطعت +

اور جو صاحب واسطے ایک سال کے درخواست کرکے درمیان میں التواء اخبار کی چاہینگے پورے سال کی قیمت لی جاویگی کیونکہ یہہ معاملہ حسابی ہمارے دستور العمل کے موافق ہے +

دفعہ ۴۔ جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہے +

۶ پرچہ کیواسطے بلا محصول عہ معہ محصول عہ ۱۲ پرچہ کیواسطے عہ بلا محصول معہ محصول عہ +

۶ پرچہ اور ۱۲ پرچہ کے خریدار کیلیئے ایک پرچہ بطور نذر دیا جاویگا +

دفعہ ۵۔ کارسپانڈنٹ اس اخبار کے وے صاحب ہو سکتے ہیں کہ جو خبریں ہفتہ وار اگر خبر نہو تو مضمون مفید عام ارسال کرتے رہیں۔ مگر خبر ہو تو راست اور صحیح ہو اور مضمون ہو تو مہذبانہ ہو غیر تہذیبی کوئی فقرہ نہو اور صحیح خوشخط نام نستعلیق کارسپانڈنٹ کا خبر کے نیچے ہونا چاہیے +

دفعہ ۶۔ کوئی صاحب خط بیرنگ مطبع میں روانہ نکرے خواہ کسی طرحکا معاملہ ہو +

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ایک چھوٹی سی کتاب مسمی فرحت دل تصنیف مسٹر جیمس عمریل جنرل کلارک دفتر گودام سرکاری رورکی کہ جو فی الحال مشن پریس لودیانہ میں بخط اردو چھپکر تیار ہوئی ہے اور اس کتاب میں ۴۳ غزلیں و بھجن وغیرہ متفرق ہیں اور اگی پرچہ حمد خداوند خداوند عیسیٰ مسیح کے واسطے استعمال گانے عیسائیوں کے ہیں اور قیمت اُس کی لاگت سے نصف ہے پس جن صاحبوں کو خریداری منظور ہووے تو بقیمت ۲ر بلا محصول و ۳ر معہ محصول ڈاک پاس مصنف کتاب مذکورہ بالا سے مل سکتی ہے +

رسید زر

نواب عنایت علیخانصاحب بہادر والی مالیرکوٹلہ	عہ ۶ر
بابو داودھ مکرجی معرفت پادری ولیم باسٹن صاحب	عہ ۱۲ر
مسٹر عبد اللہ آتھم اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	۱ے
منشی برجید یالصاحب سابق ناظر عدالت خفیفہ لودیانہ	عہ ۶ر
لالہ جنت رام صاحب شرف عدالت لودیانہ	عہ ۶ر

ہندوستانی اخباروںکی قدردانی کی تدبیر

۱۸۔ دسمبر ۱۸۷۹ء کے اخبار نور افشاں میں ہم ہندوستانی اخباروں کی بے قدری کے باب میں ایک آرٹیکل لکھ چکے ہیں آج ہم اسکی قدردانی کی تدبیر بھی بتلاتے ہیں اگر اخبار نویس اس پر عمل کریں اور لحاظ رکھیں *

مدت ہوئی کہ صاحب سین ٹیفک سوسائیٹی نے بھی اس بارہ میں لکھا تھا مگر اُسکا اثر اب تک اخبار نویسوں پر کچھ نہیں ہوا اگر ہوتا تو ہم کو لفظ بے قدری کے لکھنے کی ہرگز جرات نہ ہوتی اگر اب بھی بقول شخصے کہ صبح کا بھولا شام کو اگر گھر آوے تو اُسکو بھولا مت جانو عمل کرو تو چند روز میں وہ قدردانی ہوتی ہے کہ اُس قدردانی کے ساتھ صاحب وقر بنجاؤ۔ ہم ناصح بنکر علحدہ نہیں ہوتے بلکہ سبکے ساتھ ہیں۔ سنو تو صاحب۔ بھلا جب ہم یہہ بات جانتے اور سمجھتے ہوں کہ ہمارے اخباروںکی اجرائی علت غائی کیا ہے تو ہم کو یہہ بھی جاننا چاہئے کہ ہماری وہ غرض اپنی اخبار سے کس صورت اور کس طریقہ اور کس دستور سے پوری ہو سکتی ہے کیونکہ جس طرح پر ہم کو اس علت غائی کا تجویز کر لینا اس سبب سے ضرور ہوتا ہے کہ ہمارا فعل عبث نہ ٹھہرے اسی طرح پر ہم کو اپنے حصول مقصود کے لئے ایک مناسب اور موزون طریقہ کا سوچ لینا اسلئے ضرور ہوتا ہے کہ اسکے خلاف طریقہ میں ہم کو اپنے مقصود کے فوت ہونیکا خوف ہوتا ہے چنانچہ ہم کو یہہ بات تو معلوم ہے کہ فی زماننا اخباروںکے ذریعہ سے ہم اپنے ملک کی بہبودی اور اپنے ہموطنوںکی ہمدردی کا کام لیتے ہیں اور اُنکے جاری کرنے سے یہی ہماری اصلی غرض ہے اور اسی وجہ سے ہم تمام اخبار نویس ہمیشہ اخباروں میں اس قسم کے مضامین شایع کرتے ہیں جو ہر ایک اہل دانش کی نظر میں ایک دفتر نصیحت کا ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے واقعات درج کرتے ہیں جن میں سے ہر ایک واقعہ بشرطیکہ اُسکے نتیجہ کا خیال کیا جاوے اہل بصیرت کے واسطے ایک قانون عبرت ہوتا ہے اور اُن نصیحت آمیز مضامین اور عبرت انگیز واقعات سے ہماری اصلی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہمارے جو ہموطن ایسی نصیحت اور عبرت کے محتاج ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں اور جو نصیحت کے لایق ہیں وے نصیحت مانیں اور جسطرح پر اور دنیا کی قومیں ہیں یہہ بھی ہوں اور تہذیب شائستگی کی منازل طے کریں اور اس بُری حالت کو چھوڑیں مگر افسوس ہے کہ جس طرح پر ہم کو اپنے اخباروں کی علت غائی معلوم ہے اس طرح ہم کو یہہ بات معلوم نہیں ہے کہ ہماری یہہ غرض پوری پوری اور کس طریقہ اور کونسے قاعدہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے۔ ہماری یہہ ناواقفیت صرف ہم کو ناواقفیت کے لازم میں ہی ملزم نہیں کر سکتی بلکہ جس غرض سے ہمارے اخبار جاری ہیں اور جو کچھ اُنسے ہمارا دلی مقصود ہے ہماری اس غرض و مقصود میں بڑا اخلل پڑتا ہے جس سے ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانیوں کا یہہ فعل یعنے اخبار نویسی ایک عبث فعل ہے جس کا ہندوستانیوںکے حق میں بڑا نتیجہ نہیں نکلتا *

پس ہم کو اور ہمارے جملہ ہمعصروںکو چاہئے کہ وہ اپنے اخبار کی کیفیت اور دستور طرز بیان سب پر آنکھ کھول کر نظر ڈالیں اور جس چیز کو حصول مطلب سے خارج دیکھیں اوسے احتیاط کریں اور بلکہ اُس احتیاط میں بھی کوشش کریں اور جو بات میسر نہ ہو اُسکی تکمیل اور تحصیل میں سعی کریں *

ذرا غور کرنیکا مقام ہے کہ جو کام ہم اس وقت میں کرتے ہیں وہی کام یورپ کے اخبار نویس بھی کرتے ہیں۔ جنکو صرف انہیں کی قوم نہیں بلکہ ہم بھی اُن کو ترقی جو کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک وے بوجوہ لایق فایق ہیں اس صورت میں ہم کو ذرا فکر کرنا چاہئے کہ ایک ہی قسم کے فعل میں ہماری سعی کیوں رائیگان ہوتی ہے اور اُنکی کوشش کیوں سودمند ہوجاتی ہے۔ وہ کیا بات ہے جو ہم لوگوں میں ہے اگر کوئی یہہ بات کہے کہ ہندوستانی اخباروں میں ہزلیات اور لغو مضامین ہوتے ہیں جو فی الحقیقت درست اور کہنا بجا ہے مگر ہم یہہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم اکثر انگریزی اخباروں میں بھی دیکھتے ہیں بلکہ ترجمہ بھی کر لیتے ہیں جیسا کہ ابھی آجکل دو تین ہندوستانی اخباروں نے وکیل ہندوستان کی بابت انگریزی اخباروں کا حوالہ دیا ہے خواہ سچ ہو یا جھوٹھ مگر دو انگریزی اخباروں کو ہزلیات اور لغو سے منسوب کیا ہے *

غرض ہم نے مانا کہ انگریزی اخبارات بھی ہزلیات سے منزہ نہیں ہیں ہم اور وے برابر ہیں پھر اب دیکھنا چاہئے کہ وہ کونسی بات میں ہم سے زیادہ ہیں اور ہم کس بات میں اُن سے کم ہیں پس ہمارے نزدیک وہ دو باتوں میں جو ہم ہندوستانیوں میں نہیں ہیں زیادہ ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ہمعصر اخبار نویس ہماری اس تجویز سے ناخوش نہ ہونگے کیونکہ ہم نے اپنی ذات کو اُس سے کچھ مستثنےٰ نہیں رکھا ہے اور اس معیبت سے ہم اپنے کو محفوظ نہیں رکھتے بلکہ اس درد میں سبکے شریک حال ہیں *

اول تو ہم اظہار رائے اور نصیحت کے موقع کو بالکل نہیں جانتے اور دوسرے ہماری رائوں میں وہ سچی ہمدردی نہیں ہے جس کا ہم زبان سے دعوی کرتے ہیں اور ظاہر میں ہم نے اپنے اخباروں کی علت غائی یہہ

ہی ہمدردی ٹھہرا رکھی ہی اور یہہ بات بخوبی ظاہر ہی کہ جو فعل اپنے موقع پر نہیں ہوا کرتا وہ اپنے مقصود میں ناکامل رہتا ہی بخلاف اُن اخبارونکے جنکی ہم اُنکے مقابلہ میں تعریف کرتے ہیں کیونکہ وہ ہزار احتیاطوں کو ایک طرف سمجھکر ایک اس بات کو نہایت ہی احتیاط سمجھتے ہیں کہ جو رائے اُنکی قلم سے نکلے وہ ایسی ہو جیسے نشانہ پر تیر یہاں تک کہ اُس خیال اور پابندی کے سبب سے اُنکی ہزلیات اور ظرافت بھی کسی نیکسی نتیجہ کی باعث ہوتی ہی اور ہماری بڑی بڑی شدومد کی رائے بھی اکثر اوقات رائیگاں ہوجاتی ہی اگر وے گورنمنٹ پر گرفت کرتے ہیں تو وہ ایسے موقعہ پر کرتے ہیں جس سے گورنمنٹ بھی چونک پڑتی ہی اور عین موقعہ پر گرفت ہونے سے مجبور ہونا پڑتا ہی - اور ہم کیا کرتے ہیں کہ جب سانپ نکل جاتا ہی تو لکیر پیٹا کرتے ہیں اور ہمیشہ بیوقت راگ گایا کرتے ہیں جسکے سبب ہماری گفتگو سوائے سامع خراشی کے اور کچھہ نتیجہ نہیں نکالتی +

دوم ہماری ہمدردی کا حال خود ظاہر ہی کہ اکثر اوقات ہم اپنے ابنائے جنس کو بھولکر ایسی ایسی رائیں ظاہر کرتے ہیں کہ جس سے بجائے ہمدردی کے ہمارا کام ابنائے جنس کے ساتھہ عداوت کرنا ٹھہرتا ہی اور جس بات میں ہم جانتے ہوں کہ صریح ہم کو اور ہمارے ملک کو مضرت پہنچیگی اُسی پر ہم خاص ذاتی فایدہ کیواسطے اصرار کرنے کو آمادہ ہوجاتے ہیں جسسے ہماری ہمدردی کا حال دور دور تک روشن ہوجاتا ہی ہم کو چاہئے کہ ہم ملکی مفاد کی بابت اپنی رائیں ظاہر کریں علاوہ ان دو قباحتوں کے ایک اور قباحت بھی قابل لحاظ ہی کہ لوگونکا طرز مناسب وقت اور مناسب حال نہیں ہوتا ہی اور ہم اس بات کو نہیں پہچانتے کہ گورنمنٹ کے کاموں پر ہم کو کیسی نظر کرنی چاہئے اور نرمی کا مقام کونسا اور درشتی کا محل کونسا ہی بلکہ اکثر موقع صلاح دینا بھی نہیں جانتے +

پس اب ہم کو چاہئے کہ جس طرح ہوسکے اپنے اپنے اخبارات میں معاملات ملی یا ملکی جو لکھیں اور جو رائے دیں خوب سوچ سمجھ کر دیں کچھہ تعصب سے کام نہ ہو - قوم کی ہمدردی عام لوگوں کی بھلائی جہانتک ہو کیجاوے - پھر دیکھو کہ اخبارات کی قدردانی کیسی ہوتی ہی حکام وقت کو بھی ہندوستانی اخبارات اچھے معلوم ہوں اور رعایا و خاص و عام بھی رغبت سے ہمارے معاون و مددگار رہوں پھر دیکھو کہ وہ آزادی جو گورنمنٹ انگلشیہ نے ہم کو بخشی ہی ہمارے کونسے کونسے کام سنوارتی ہی اور اگر آزادی کا کام لالاٹھم لاٹھا بذریعہ اخبارات کے لڑنے کو آزادی سمجھے ہوئے ہو تو دوسری بات ہی +

پھر قدردانی اخبارات کی ڈھونڈنی محض نادانی ہی +

منقولات

لاہور میں جو ایک مجلس پرہیزگاران قایم ہوئی ہوا ہمیں لارڈ بیمنداس صاحب اسسٹنٹ سرجن نے ایک مضمون شراب کی مضرتونکی بابت پڑھا اور وہ اتالیق ہند میں شایع ہوا ہی ہم بھی اُسے بعینہ منقولات میں درج کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

مے نوشی کی مضرتیں

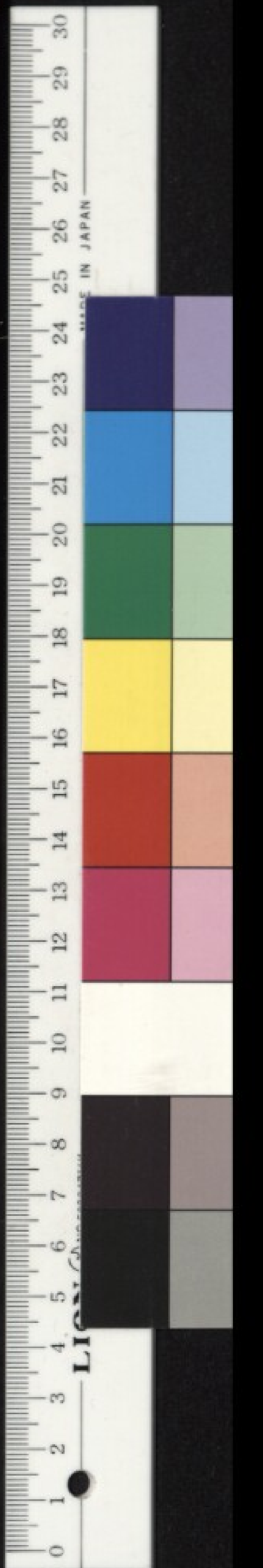
مجلس پرہیزگاران کے ممبر صاحبان و دیگر حاضرین میں شراب کی چند مضرتونکا ذکر کرتا ہوں جو جسم انسان کو پہنچتی ہیں - شراب معدہ میں پہنچتے ہی اعضاء رئیسہ پر ایسی تیزی سے اثر کرتی ہی کہ وہ اعتدال سے بڑھکر کام کرنے لگتے ہیں - مثلاً ایک یا دو چھٹانک شراب کے پینے سے طعام کی خواہش زیادہ ہوتی ہی کیونکہ معدہ اپنا کام تیزی اور تندی سے کرتا ہی دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہی اور دماغ کے کام میں بھی جوش پیدا ہوتا ہی لیکن واضح رہے کہ اعتدال سے زیادہ کام کرنا آخرالامر جسم اور اُسکے تمام اعضا کو کمزور کرتا ہی مستند لوگونکے تجربہ سے ثابت ہوگیا ہی کہ اعضاء انسان جسقدر حد سے زیادہ کام کرتے ہیں اُسیقدر زیادہ اُنکے مادہی اجزا ضایع ہوتے ہیں اُن اعضا کو جنہوں نے زیادہ کام کیا ہی بہ نسبت اُس عضو کے جو ہمیشہ یکساں اپنے کام سرانجام کرتا ہی اپنی اصلی حالت بحال کرنیکیلئے ایک مدت دراز درکار ہوتی ہی اس بیان کا یہہ نتیجہ ہی کہ جب کسی عضو سے اندازہ سے زیادہ کام لیا جاتا ہی یا اُسکی طاقت سے بڑھکر اُسے کام کرنیکا عادی کیا جاتا ہی تو بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں علاوہ ازیں اعضاء انسان کو کسی جوش دہندہ یا شی کے ذریعہ سے معمول سے زیادہ کام کرنیکی عادت ڈالنے سے اُنکو اس شی کا محتاج کرنا اور اصلی طاقتوں سے معطل کردینا ہی کیونکہ بہت مدت تک خارجی مدد پانے سے عادت کے باعث مدد نہ ملنے کے وقت اعضاء معمولی کام کرنے سے معذور رہتے ہیں جوش دہندہ شی کا اثر بھی آہستہ آہستہ کم ہوجاتا ہی اسلئے اُسی قدر اثر حاصل کرنے کیلئے اُسکا مقدار بڑھانا پڑتا ہی - اکثر صاحبوں نے دیکھا ہوگا کہ جو شخص شروع میں ایک پیالہ پیکر مست ہوجاتا ہی تھوڑے دنوں کے بعد ایک بوتل پیکر بھی بدمست نہیں ہوتا

تھوڑے دنونکے بعد ایک بوتل پیکر بھی بدستور نہیں ہوتا صرف تھوڑا سا جوش معلوم کرتا ہو *

بالفرض اگر شراب خواری سے معدہ معمول سے بڑہکر کام کرے اور جلد جلد ہضم کرنے لگے تو اُسکا نتیجہ کیا ہوگا اِس صورت میں جسم میں ضرورت سے زیادہ خون بڑہ جائیگا اور یہہ کلیہ قاعدہ ہو کہ جب ضروری اشیا کے اجزا جسم میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں تو ہر ایک عضو بہت تیزی اور چالاکی سے اُس زاید شے کو جسم سے باہر نکالنے کے واسطے مدد کرتا ہو اور تمام اعضا کی حرکت کی زیادتی سے جان کے نقصان کا احتمال ہوتا ہو * شراب کی مداومت یا کبھی کبھی زیادہ پی لینے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں گنتی سے باہر ہیں ہاضمہ سُست ہو جاتا ہو جسم کی طاقت گھٹ جاتی ہو اور سب سے زیادہ دماغ حرام مغز اور کل اعصاب کی طاقت متزلزل ہو جاتی ہو اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہو کہ ایک وحشت ناک جنون جسکو انگریزی میں ڈلیریم ٹریمنس کہتے ہیں پیدا ہو جاتا ہو جس میں انسان کے ہاتھ اور بازو کانپتے رہتے ہیں عضووں میں تشنج ہو جاتا ہو اور عقل انسان کی برقرار نہیں رہتی چنانچہ مریض بعض اوقات اپنے بستر سے بے تحاشا بھاگتا ہو یا اپنے آپکو چھت پر سے گرا کر اپنی جان تباہ کرتا ہو یا اپنے دوست آشناؤں پر جو اسکے پاس آتے ہیں اپنا دشمن تصور کرکے حملہ آور ہوتا ہو اور اُنکی زندگی کو برباد کرتا ہو ایسی بیماری کے علاج کیلئے اُسکو پاگل خانہ میں بند کرنا ہی مناسب سمجھا جاتا ہو اِسمیں کچھ شبہ نہیں کہ مے نوشی گویا زہر قاتل کا استعمال کرکے اپنی جان عزیز کو ضایع کر دینا ہو بعضے کمی شرابی نشے میں مخمور خاک پر پڑے ہوئے دیکھے ہیں جنکو اپنے بدن کی کچھ خبر نہیں ہوتی جاہے کوئی کتا بلی وغیرہ اُنکے اوپر سے گذر جاوے وہ اپنی حفاظت کیلئے ایک اُنگلی بھی نہیں ہلا سکتے جب کوئی شخص اُنکی مدد کو پہنچ نہیں سکتا تو اسحالت میں اکثر اُنکی جان جاتی رہتی ہو ان بدنصیبوں کا نام دنیا میں بُری طرح سے یاد کیا جاتا ہو اور مذہب کے رو سے عاقبت میں بھی اچھا نتیجہ نہیں پاتے یہہ خوفناک نتایج اِسلئے اور بھی وحشت انگیز ہیں کہ اُنکا اثر صرف شرابخوار کی موت کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ متعدی ہونے کی وجہ سے آیندہ نسلوں میں خرابیاں پیدا کرتا ہو چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہو کہ والدین کی قوا کے ضعف کے باعث اولاد بھی فاتر العقل پیدا ہوتی ہو اور ایسے لوگ لاعلاج ہوتے ہیں علاوہ برین اولاد پر ماں باپ کی شرابخواری کا ایک اور طور پر بُرا اثر ہوتا ہو جب لڑکے بچپن سے اُنکو شراب استعمال کرتے دیکھتے ہیں تو اُنکو اسکا شوق ہو جاتا ہو اور پینے لگتے ہیں رفتہ رفتہ ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ جب شراب میسر نہیں ہوتی تو چوری یا کسی اور بُرے ذریعے سے شراب حاصل کرنے کی تدبیر کرتے ہیں وجوہات مذکورۂ بالا سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ تندرست انسان کو تھوڑی سی شراب میں سے بھی بہت خرابیاں لاحق ہوتی ہیں لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ اُنمیں شراب بہت فایدہ مند ہو مثلاً جو امراض ہوا کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتی ہیں کسی بخار جنمیں نہایت کمزوری پیدا ہوتی ہو اور کمزوری جو بخار کے بعد رہتی ہو اُنمیں شراب کے ذریعہ سے طبیعت کو جوش دلایا جاتا ہو تاکہ وہ اُنپر غالب آجاوے اعضا کو تیزی سے کام کرنے کیواسطے مدد دیوے لیکن بعض حکما نے ان حالتوں میں بھی شراب کو ترک کیا ہو کیونکہ کئی اور دوائیاں ہیں جن سے شراب کا اثر حاصل ہو سکتا ہو مگر جو ان حالتوں میں شراب کا استعمال کیا بھی جاوے تو نقصان نہیں ہوتا اور فایدہ سے خالی نہیں ہو مگر اِس سے شراب کا جواز حالت صحت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ جو دوا حالت بیماری میں فایدہ مند ہوتی ہو ضرور حالت صحت میں ضرر پیدا کریگی بیماری میں جسم کی حالت بدل جاتی ہو اور دوا اُسکو اصلی طریقہ پر لاتی ہو مگر جب حالت تندرستی میں وہی دوا استعمال کیجائیگی تو صحت کی حالت کو بدلکر بیماری بالضرور پیدا کریگی اطبا کا قول ہو کہ حالت صحت میں جہانتک ممکن ہو دوا سے پرہیز کریں اور کوئی دوائی نہ کھانی چاہئے جبتک کہ اُسکی ضرورت نہ پڑے تندرستی کے واسطے اسقدر خوراک چاہئے جسقدر اعضا کی اُن مادی اجزا کے بحال کرنے کے لئے ضرور ہو جو معمولی کام کرنے میں خرچ ہوئے ہیں *

کسی جوش دہندہ چیز اور دوا کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں اگر ایسا کیا جائیگا تو بیماریاں پیدا ہونگی حاصل کلام میں بصد منت آپکے حضور میں گذارش پرداز ہوں کہ جو شخص زندگی میں برکت چاہے صحت جیسی نعمت کو بحال رکھنا پسند کرے اُس کو کھانے اور پینے میں اعتدال کرنا واجب اور لازم ہو چنانچہ حکما کا قول ہو خیر الامور اوسطہا مگر ایک جزو اِس اعتدال کا جوش دہندہ اشیا کا خوراک سے دور رکھنا ہو جو انسان ایام طفولیت سے کھانے اور پینے میں زیادتی نہیں کرتا ایک بوند بھی اِس زہر ہلاہل یعنے شراب کو نہیں پیتا وہ ان ہی طریقوں سے اُن تمام اسباب کی تین چوتھائی حصہ کا دفعیہ کریگا جو جسمی اور دماغی علالتوں کا باعث ہوتی ہیں *

ازاخبار اتالیق ہند



خدا کی حکمت و قدرت

از شمس الاخبار لکھنؤ

خدا کی حکمت و قدرت کی تھاہ کسی شخص نے نہیں پائی ہو۔ بڑے بڑے دانشمند اور عالم و فاضل لوگ اِس دنیا میں ہو گئے جنہوں نے اپنی عقل اور سمجھ اور دانش کو حد درجے تک کام میں لا کے خدا کی حکمت و قدرت کی تھاہ دریافت کرنی چاہی۔ پر اب تک انسان کی عقل کے بازو اُس کی بلندی تک عروج نہیں کر سکے ہیں ✦

نقل ہو کہ کسی زمانہ میں ایک لڑکا سمندر کے کنارے پر بیٹھا ہوا ایک چھوٹی سی کلھیا میں سمندر کا پانی بھر رہا تھا کسی بڑے عالم و مدبر کا جو اُس طرف سے گذر ہوا تو اُس لڑکے سے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو۔ لڑکے نے جواب دیا کہ سمندر کا سب پانی اسمیں بھرے لیتا ہوں اُس شخص نے پوچھا کہ یہہ بات ممکن ہو۔ لڑکے نے کہا کہ اس میں ناممکن کیا ہو۔ وہ بولا کہ تم لڑکے نادان ہو یہہ کل سمندر اِس کوزے کے اندر ہرگز سما نہیں سکتا ہو دیکھو تو سمندر کیسا وسیع ہو اور کوزے کا مقدار کیسا قلیل۔ اُس لڑکے نے بڑی ہی دانشمندی سے یہہ برجستہ اور معقول جواب دیا صاحب اگر میں اِس چھوٹے کوزے میں سمندر کے پانی کو بند نہیں کر سکتا ہوں تو یہہ بھی ممکن نہیں کہ آپ اپنی اِس چھوٹی کھوپری کے اندر خدا کی ماہیت کا کل بھید داخل کر کے اُس کو بالکل سمجھ سکیں۔ غرض اِس جواب نے اُس کو ایسا شرمندہ کیا کہ وہ سر جھکا کے وہاں سے چلا گیا ✦

حقیقت یہہ ہو کہ کسی انسان میں یہہ سکت اور طاقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی بعید قدرت و حکمت کو بخوبی سمجھ سکے حضرت ایوب بے گو صاحب الہام تھے خدا کی دانائی کے بیان میں یوں تحریر فرمایا ہو۔ تو اپنی تلاش سے خدا کو پا سکتا ہو یا قادر مطلق کے کمال کو پہنچ سکتا ہو اُس کا ناپ زمین سے لمبا اور سمندر سے چوڑا ہو۔ ایوب ۱۱۔ باب ۷۔ ۹ ✦

جس قدر زیادہ اِس مقدمہ میں غور و فکر کی جائے اُسی قدر زیادہ خدا کی حکمت و قدرت وسیع معلوم ہوگی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ حشرات الارض سے لیکے اعلیٰ سے اعلیٰ ہستی تک اور بے حقیقت سبزی سے لیکے شجار شاندار و پُر فواید تک غرض کل کائنات اُس کی حکمت و قدرت بے قیاس کے اوپر دال ہو اور جس قدر زیادہ اِس کی تحقیقات کے عمق میں انسان غوطہ لگاتا ہو اُس ہی قدر اُن کی ترکیب اور بناوٹ میں ایسا کمال معلوم ہوتا ہو کہ لاچار ہو کے خود بخود یہہ کلمہ اپنی زبان پر لاتا ہو۔ یا خدا یا تیری صنعتیں کیا ہی بہت ہیں تو نے اُن سب کو حکمت سے بنایا۔ خدا کی ذات لامفہوم ولا مدرک ہو اور اُسکے کاموں کی یہی کیفیت ہو حتی کہ انسانکی عقل عاجز و حیران ہو اور اُسکی قدرت و حکمت کی تھاہ لگانا غیر ممکن ہو۔ اگرچہ خدا کی حکمت و قدرت اُسکے کاموں میں یہانتک آشکارا ہو کہ انسان کی عقل دنگ ہو تاہم اُسکا تکملہ نجات کی اُس تدبیر میں جو مسیح کے وسیلے ظاہر کی گئی ہو آشکارا ہو۔ خلقت کے کاموں کی تحقیقات میں انسان کی عقل حیران ہو پر اِس نجات کی حکمت کے دریافت میں فرشتوں کی عقل دنگ ہو۔ راز الٰہی میں سب سے بڑی حکمت اِس بات میں ظاہر ہو کہ رحمت اور عدالت ملتی ہیں اور صداقت و سلامتی باہم بوس و کنار کرتی ہیں۔ یہہ راز الٰہی ہو اسی سبب سے اُسکا تکملہ بھی حکمت اور قدرت کے اوپر دال ہوتا ہو۔ کیا خوب ہوتا کہ بنی آدم اِن باتوں کے اوپر لحاظ رکھ کے اپنی عقل و دانش کو خدا کی عقل اور حکمت کے تابعدار بناتے اور اُس سے دانش سیکھ کے اُس کی قدرت کو اپنے دل کے اندر اپنا کام کرنے دیتے تو اُن کی سلامتی دریا کی مانند بہتی اور یہہ زمین خوشی کا منبع بن جاتی ✦

مراسلات

جناب قدرداں صاحب نور افشاں دام عنایتکم

آداب و نیاز کے بعد یہہ کہ علاوہ مضامین ہدایت عیسائی مذہب کے اگر حضور کے اخبار میں رفاہ عام کی باتیں مثل نکاح بیوگان ہوا کریں تو نہایت معقولیت کی بات ہو۔ مسلمان و ہندوؤں کو بھی شاید آپکے اخبار کی قدر زیادہ ہو اور بے تعصبی بھی ظاہر ہو اور قطع نظر اِسکے کہ ظلم بیوگان کا دور کرنا خاص کر آپ پر واجب ہو خواہ کوئی مانے یا نہ مانے ثواب سے غرض ہو مگر زنان بیوہ بلکہ مطلق سب عورتیں اِس ظلم کے دور کرنے سے عیسائی مذہب کی شکر گذار ہونگی اور اِس مذہب کو پسند کرینگی کہ مسلمان بھی ہند میں اگر اِس مقدمہ میں ہندو بنگئے مگر عیسائیوں نے بیووں کے دکھ درد پر نظر کی کہ خاص کر بنگالہ میں رانڈوں پر کیا جور و جفا ہو ایک کپڑا تمام عمر اور ایک وقت کا بُرا خشک بے روغن کھانا ملتا ہو۔ اگر کنارہ سُرخ کی دھوتی باندھ لے تو ماں باپ اُسکی ذات سے نکالے جاتے ہیں واہ کیا بنگالی تہذیب ہو کہ علم انگریزی نے بھی کچھ فایدہ بجز حصول زر اب تک نہیں دیا ہزاروں بلکہ سب خاندان و کُنبے اِس آفت

میں گرفتار ہیں مگر کسی کو علاج نہیں سوجھتا آیندہ کی عزت کا بھی خیال نہیں۔ مسلمان بھی وہاں کے قریب قریب ہندوؤنکے ہیں کیا غضب ہے عقل تو گئی تھی اُن کا دین وایمان بھی موافق اپنے نہ رہا ہزارہا عقلمند و دولتمند و امیر زردار ہیں اس ذراسی بات کا علاج نہیں ان باتوں سے ایک دن وہ عزت دنیاوی بھی نہ رہیگی جسے وہ اپنے نزدیک بڑی سمجھ رہے ہیں پس جناب کیا عجب کہ اکثر صاحبان ہمت حکام یوروپین بنظر ثواب وحصول نیکنامی ازین خصوصًا حسن ظن مذہب عیسائی اس کام کی طرف توجہ فرماویں اور دیگر اخباروں کو بھی اس شرط پر کہ اجرا نکاح بیوگان ہندوستانی میں سعی فرماویں۔ جزید کریں تو آپ کو ثواب اور آپکے اخبار کی نیکنامی ہمیشہ کو رہیگی۔ اور تمام زنان ہندوستان عہد ملکہ معظمہ کو اور تمام مردان وزنان انگلش کو تہ دل سے دعا دینگی یہہ کار اگرچہ کسی کی نظر میں کم ہو کیونکہ غریب رانڈ عورتوں کی ہمدردی ہے۔ سید احمد خاں صاحب کا مدرسہ نہیں کہ جسکا مکان کئی لاکھ میں بنے مگر واقعی بنظر غور دیکھو تو نہایت ضروری واہم کار ہے۔

بہت عیسائی مثل جناب پادری ونٹر صاحب و پادری بابو تاراچند صاحب کی خدمتمیں عرض کیا گیا ہو وہ بھی اسکی عمدگی فصاحت کو مان گئے۔ ستی موقوف کرنیکا ایسا بڑا کام نہ تھا جیسا اس تمام عمر کی ستی موقوف کرنیکا اعظم کار ہے ہزارہا بیوہ عورتیں جوان خودکشی طرح طرح سے کرتی ہیں غم سے مرجاتی ہیں ایک ستی ظاہری موقوف ہوئی ہزارہا ستی قایم ہوئیں انہیں مصائب رنڈاپے کے مارے پنجاب میں بھی بعض کھتری وغیرہ دختران کو مار دیتے ہیں کہاں تک عرض کروں اگر آپ کی سعی سے یہہ بحث اخبار روشن ہو جاوے اور کمیٹیاں اسکے اجرا کی مقرر ہوں تو بڑے ہی پاپ ہندوستان کے آپنے دھوئے اور آیندہ کمترین بھی اس مقدمہ میں کچھہ تدابیر ہندو و مسلمانوں کے موافق عرض کیا کریگا اس کا نیک کا اجر ضایع نہوگا۔

راقم بندہ الفت حسین مدرس انگلو عربی دہلی

جاہلوں سے دبنے کا علاج

جو لوگ مذہب کے باب میں خلاف شریعت برادری کے جاہلوں سے ڈرتے دبتے ہیں اُنکو غیر قوم کے عقلا وعلما کے طعن وطنز بھی سُنانے چاہییں کہ دیکھو دانا قومیں اُنکو کیا بُرا کہہ رہی ہیں اور ملامت کرتی ہیں پس افسوس شریعت کا بار اُٹھانا اور عقلاو مخالفین کا اعتراض گوارا کرنا بپاس خاطر جہلا ہم قوم عجب عقلمندی وحمیت ہے۔ بعض بنگالیوں سے معلوم ہوا کہ نکاح بیوگان اُنکے دہرم میں درست ہے مگر رواج قوم نے ہمکو ایسا دبا رکھا ہے کہ ہم اپنے ہاتھہ سے اپنی اولاد اور عزیزونکے گلے پر وہ چھری پھیرتے ہیں جو ہمارے ہاتھہ سے چڑیا کی گردن پر بھی ازراہ رحم دلی نہیں پھیری جاتی۔ ہائے افسوس ان لوگوں کو انگریزوں کے مطاعن سنانے چاہئیں کہ وہ کسطرح ہندو دہرم کے موافق اُنکی نسبت رائے دیتے ہیں اور ہنستے ہیں کہ واہ ہتیا ہے اور کیا جان رکھیا ہے جوں کو نہ مارنا اور دختران معصوم اور جوانان بیوہ کو بن چھری ذبح کرنا یہہ عجب سمجھہ اہل ہند کی ہے۔ انگریزوں نے ایک ستی موقوف کی اُنہوں نے حکمت عملی سے دس ہیں طرح کی ستی نکال لی۔ انگریزوں نے ازراہ قانون دانائی کی راہ سے اس بدرواج کا توڑنا چاہا تھا اُنہیں غدر سے ڈرا دیا یہہ اُنکو علم انگریزی نے عمدہ نتیجہ دیا اہل بیہہ سچ ہو کہ دو دو پیسے کے آدمیوں نے قلم پکڑکے لاکھوں روپیہ زمین میں داب لئے انگریز بھی اُنکے دست نگر ہوگئے۔

افسوس۔ جسکے کارن میں موئی سوا ہوا نہ وہ۔ ۱۸۵۶ء میں جو سرکار نے ایکٹ مانعت تضحیک نکاح بیوگان جاری فرمایا سو بنظر خیال غدر ۱۸۵۷ء بہم پھر کچھہ لحاظ نکیا گیا سبب اُسکا یہہ کہ چند بنگالی و راجپوت نے جو دختران کو مار ڈالتے ہیں عورتوں کا مرنا ہی چاہا اور وجوہ فساد فوج میں سے ایک وجہ اُس ایکٹ کو بھی ٹھہرایا حالانکہ بخدا حاشا وکلا اُس ایکٹ کو کچھہ بھی غدر سے لگاؤ نہیں مارے گھٹنا سر لنگڑا۔ کہاں فوج اور کہاں رانڈیں بنگالہ میں جہاں رانڈوں کو ایک کپڑا اور ایک کھانا ملتا ہے وہاں غدر نہوا پنجاب میں جہاں دوسرا نکاح بیوہ کا بُرا سمجھا جاتا ہے وہاں فساد نہوا ہمنے تو کہیں یہہ بات نہیں سُنی بلکہ ستی کی مانعت کو اور پادریوں کی منادی کو بھی اس غدر کی وجہ تبلائی تھی اُسے تو سرکارنے موقوف نہ کیا ہمارے نزدیک سرکار کو رعایا سے بیجا خوف نہ چاہئے بلکہ استقلال مناسب ہے خصوصًا ایک رعیت زبردست یعنے مردونکا ظلم غریب رعایا یعنے عورتوں پر روا رکھنا آئین حکومت ملکہ معظمہ سے نہایت بعید ہے معلم جو اطفال سے دباوہ کیا تعلیم دیگا ورنہ موقوفی ستی بھی موقوف کیجاوے اور منادی پادریان بازار و اخبار میں بھی ملتوی رہے کہ ہزارہا ہندوستانی بیزار و ناخوش ہیں۔



اخبارات ملکی و ولایتی

جالندھر - ہمارے کارسپانڈنٹ کی تحریر ہو کہ یہاں کی حوالات ضلع کے اندر دو ملزم بند تھے اُنہیں سے ایک نہر خوانی جانوران کی علت میں دوسرا دغا کی علت میں ماخوذ تھا ان ہر دو نے ۸ بجے شام کے اُس کے اندر نقب لگائی اور یہہ نقب بذریعہ بانس کے لگائی گئی تھی اور وار پار ہو گئے تھے حقریب تھا کہ نکل جاتے مگر چونکہ کانسٹبل کو خبر ہو گئی اور بندوبست کیا گیا عند التحقیقات نہر خوانی والے پر یہہ امر ثابت ہوا چھ ماہ قید کیلئے اس جرم میں قید کیا گیا اصل مقدمہ ۱۴ کو پیش ہوگا - دوسرا بری کیا گیا مگر نامہ نگار کی رائے میں اسکا چھوٹ جانا نامناسب ہو ایک کانسٹبل پولیس نے درخواست رخصت صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں گذرانی صاحب موصوف نے انکو بجا رخصت کے پندرہ یوم تک کوتل کار دیں رہنے کا حکم دیا اور چند کانسٹبلوں کو رخصت دیگئی شاید حکام نے اسکے واسطے ہی رخصت سمجھی ہوگی یہانکے صاحب ڈپٹی کمشنر بڑے محنتی ہیں ۱۲ بجے سے رات تک اجلاس کرتے ہیں اور تحقیقات مقدمہ کما حقہ فرماتے ہیں - یہاں کی صفائی نہایت خوبی سے پسند کے لایق ہو کل شہر کے گلی کوچے بہت صاف رہتے ہیں ارد گرد اور نایب دارو غہ کی کوشش لایق تعریف کے ہو لیکن جو سڑک کلان عدالت سے شہر کو بازار شیخاں میں آتی ہو اُسکے اوپر آب پاشی نہیں ہوتی شام کو اسقدر گرد اُڑتا ہو کہ نزدیک کا آدمی معلوم نہیں ہوتا اہل عملہ ہنگام واپسی از عدالت تنگ ہو جاتے ہیں - نہیں معلوم کہ یہہ سڑک کس دارو غہ اور میونسپل کمیٹی کے متعلق ہو جو ایسی رہتی ہو کیوں آب پاشی نہیں ہوتی ہو لازم ہو کہ میونسپل کمیٹی اسکے واسطے بھی اپنی مصروفیت کو صرف کریں کرنیل ڈیوس صاحب کمشنر بہادر واسطے دورہ کوہستان کے تشریف لیگئے ہیں آخر جنوری سنہ حال تک کل علاقہ پہاڑ کا دورہ ختم ہو جاویگا - اس ہفتہ میں مسٹر ایمسی صاحب ایڈیشنل کمشنر پشاور جالندھر میں تشریف لائے اور کل رئیسان سے بخندہ پیشانی ملاقات کی +

سیالکوٹ - ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ ۳ تاریخ کو علاقہ تحصیل رعیہ میں اچھی بارش ہوئی جس سے مزارعان کے پژمردہ دل ہرے ہوگئے گرد و غبار راستہ کا بھی بیٹھ گیا اب کھیت غلہ کے سرسبز و شاداب نظر آتے ہیں کسی کسی گاؤں میں اولے بھی برسے ہیں +

خبر ہو کہ بمقام برکیفیٹ ابین عربوں اور ترکوں کے ایک سخت معرکہ ہوا جس میں ترکوں کے پانچ ہزار آدمی مقتول ہوئے +

شہزادے تنجور کے سنسکرت کالج میں ۹۹ طلبا انگریزی اور تمل اور ۲ سنسکرت اور ۱۰ تلنگو زبان سیکھتے ہیں +

لکشمی بائی کے شوہر سابق نے مہاراجہ صاحب بڑودہ پر وارنٹ جاری کئے جانے کی غرض سے بحضور سر لیوس پیلی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کئی ایک درخواستیں گذرانی اسلئے کہ انہوں نے اُسکی جورو کو جبرًا اپنے گھر میں ڈال لیا ہو +

نوروز خاں حاکم لالپورہ امیر شیر علیخاں کی فوج سے مقابلہ کریگی اگر وہ انکے علاقہ پر حملہ آور ہوا تیاریاں کر رہا ہو +

دہلی گزٹ کا ایک کارسپانڈنٹ رقمطراز ہو کہ بخارا کے بہت سے مولویوں اور عالم لوگوں نے شاہ بخارا کی خدمت میں حاضر ہوکر فریاد کی کہ اب ہماری خاطر اُس عزت کے ساتھ نہیں ہوتی جیسی کہ شاہ سابق کے عہد میں ہوا کرتی تھی شاہ نے جواب دیا کہ تمکو وظیفہ تو برابر ملتا ہو بلکہ مدرسے زیادہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک امر میں بدستور تم سے سلوک کیا جاتا ہو پھر تمہاری شکایت بے بنیاد ہو اسکے جواب میں مولویوں نے عرض کی کہ ہم روزینہ کی نسبت علمی عزت کا زیادہ خیال رکھتے ہیں چنانچہ پہلے اگر بادشاہ کہیں کو سوار ہوتے اور راستے میں کوئی مولوی ملجاتا تو سواری سے اُتر کر اُسکو سلام کرتے لیکن اب وہ دستور نہیں رہا علاوہ بریں پہلے صرف سرداروں اور دولتمندوں اور معزز آدمیوں کے بیٹوں کو علم سکھایا جاتا تھا اب ہر کس و ناکس تعلیم پاتے ہیں شاہ بخارا نے جواب دیا کہ اس سے میری غرض یہہ ہو کہ ہر قوم کے آدمی قواعد شریعت سے واقفیت پیدا کریں اور کوئی ناواقف نہ رہے اور نہ یہہ کہ مثل سابق کے صرف مولویوں کے بیٹوں کو ہی تعلیم دیجائے اور یہہ مدرسے عام ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ کسی قوم کا لڑکا مدرسے میں آنے اور تعلیم پانیسے منع نہ کیا جائے +

مسیحی میلہ - ۲۶ دسمبر روز شنبہ کو بتقریب تقسیم انعام مشن اسکول متعلق امریکن مشن لکھنؤ بادشاہ باغ میں جلسہ سالیانہ منعقد ہوا نو بجے سے دو بجے تک معہ تماشائیوں کا مجمع رہا سب لڑکے مسیحی گیت گاتے تھے بادشاہ باغ میں آئے آگے ہر مدرسہ کا جھنڈا گویا مسیحی نشان تھا بارہ دری میں سب اطفال صف بصف بٹھائے گئے جناب ریڈ صاحب کمشنر لکھنؤ میر

مجلس نے اول چند کلمات زبان انگریزی میں فرمائے پھر صاحب مہتمم مدارس مشن لکھنؤ خلاصہ رپورٹ زبانی لائے بعد ازاں پادری وا صاحب نے چند کلمات اردو میں سُنائے صاحب میر مجلس کے دست مبارک سے انعامات تقسیم ہوئے دو گھنٹے کی محنت کے بعد منتظموں نے ہنود اور مسلمانوں کو علحدہ علحدہ بٹھا کر شیرینی کو تقسیم کیا ایک بجے کے بعد پھر مسیحی گیت گائے گئے اور جلسہ برخاست ہوا + (از شمس الاخبار)

اندور کے انگریزی اسکول کا جب مہاراجہ ہلکر نے ملاحظہ فرمایا تب سبق سُنانے کے وقت مہاراجہ کے دونو بیٹے کھڑے کئے گئے اور باقی طلبا بیٹھے رہے اسپر مہاراجہ نے شہزادوں سے فرمایا کہ اس سخت تربیت سے یہہ غرض ہے کہ تم قوانین سلطنت سے واقفیت پیدا کرو جس کے بموجب سب اعلیٰ و ادنیٰ برابر ہیں و نیز اپنے درجے کے موافق اپنے فرایض کو پورا کرنیکی لیاقت حاصل کرو +

برما کے شمال کی طرف کوئلے کی عمدہ کانیں منکشف ہوئی ہیں +

شاہ برما نے اپنی دارالخلافت میں ایک اخبار شایع کرنے کی تجویز کی ہے +

ہندوستان میں فصل خریف کی صورت اچھی نظر آتی ہے +

دو سو روپیہ کا انعام بنگال کی اُن عورات کو دیا جائیگا جو بنگالی زبان میں خداوند مسیح کی بابت ایک ایسی نظم لکھیں جسکے اشعار کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ نہو چاہئے کہ وہ نظم ماہ مارچ سے پیشتر پادری ویلانڈ صاحب کی خدمتمیں ارسال کیجائے +

اکچین سے جو تازہ خبر آئی اُس سے واضح ہوا کہ یہہ دلاور لوگ باوجود اس حالت کے کہ اہل فوج کی فوج بیماری سے بہت کم ہوگئی سخت مقابلہ کر رہے ہیں اور جب تک ایک تیسری مہم ہندرلینڈ سے نہیں بھیجی جاتی قطعی فیصلہ ہوتے معلوم نہیں دیتا +

ڈاکٹر آرچیبالڈ کمبل صاحب جنہوں نے باشندگان شمالی بنگال کیلئے بہت کچھ کیا ہے ستر برس کی عمر میں آناً فاناً رحلت فرما گئے +

اخبار مدراس میل مورخہ ۳۰ دسمبر کی ایک خاص تار برقی سے واضح ہوا کہ مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس بمبی جو بڑودہ کے مقدمہ زہر خورانی کی تحقیقات کے لئے بڑودہ روانہ کئے گئے تھے انہوں نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی مہاراجہ گیکوار بھی اس مقدمہ میں شامل ہیں چنانچہ صاحب کمشنر پولیس کا اظہار ہے کہ میرے پاس ایسے گواہ موجود ہیں جنکی گواہی سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیگی کہ مہاراجہ کی ترغیب و شمولیت سے ہی یہہ کام عمل میں آیا بعد دریافت مہاراجہ ریاست سے معزول اور جلاوطن کئے جائینگے +

کیوٹو سے خبر ہے کہ ایک جاپانی دخانی جہاز جو جھیل بیوا میں جا رہا تھا اُسکا بیہہ اُڑ گیا جس سے ایکسو مسافر اور ملاح ہلاک ہوئے اور ڈوب گئے +

کلکتہ میں ۵ ماہ حال کی شام کو سخت ژالہ زدگی ہوئی اور اُنکا مقدار بھی بہت بڑا تھا باغ عدن کے شیشے بالکل ٹوٹ گئے لیکن شہر میں بہت نقصان نہیں ہوا +

سر جنگ بہادر معہ مسٹر گردل سٹونصاحب رزیڈنٹ بہادر اور اپنی رانی صاحبہ و دیگر رشتہ داران اور اپنے انگریزی اتالیق مسٹر ایل صاحب اور بعضے نیپالی عہدے داروں کے بارادہ انگلستان نیپال سے روانہ ہوئے امید ہے کہ یہہ سب صاحبان ۲۴ ماہ حال کو داخل بمبی ہونگے +

سر سالار جنگ بہادر مدار المہام ریاست حیدرآباد بہمراہی مسٹر سانڈرس صاحب رزیڈنٹ ۴ جنوری کو داخل کلکتہ ہوئے اور اُسی روز ساڑھے تین بجے کے دربار میں جناب ویسرائے بہادر سے ملاقات فرمائی +

مسٹر گرینٹ ڈف صاحب انبالہ سے پٹیالہ کو تشریف لیگئے اور مہاراجہ صاحب بہادر نے بڑی دھوم دھام سے اُنکا استقبال کیا +

ایلچی برما نے ۲ جنوری کو جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر سے شرف ملاقات حاصل کی ایلچی موصوف اور اُنکے ہمراہیان کا ارادہ ہے کہ کلکتہ میں چند روز ٹھہرنیکے بعد گیا میں بودہ مذہب کے ایک مندر کی زیارت کو جاویں اور وہاں شاہ برما کیطرف سے بہت سا چڑھاوا چڑھایا جائیگا +

خزانہ رائے بریلی سے دس ہزار روپیہ کے اشٹامپ چوری گئے +

اودھ کے درمیان سال گذشتہ میں ۸۵ بھیڑئے اور ۲۱ لکڑ بھگے پانچ شیر اور ۱۷۰۵ سانپ اور ۱۰۲۸ کتے ہلاک کئے گئے اور اُن سب کے لئے ۲۱۲۰ روپیہ انعام دیا گیا +

لودیانہ موضع لوہگڑہ تھانہ ڈہلوں میں کوکوں نے ایک مجمع کرکے بھنگ کے ترنگ میں کچھ صلاح و مشورہ کرنا شروع کیا مسٹر وار برٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو خفیہ طور سے اس مجمع کی خبر پہنچی جو فوراً اطلاع ہوتے ہی معہ چند سپاہیان کے وہاں پہنچے اُسوقت صرف سترہ کوکوں کو موجود پایا کر صاحب موصوف نے ڈپٹی انسپکٹر ڈہلوں کو حکم گرفتاری کا دیا چنانچہ وہ لودیانہ میں بحراست پہنچائے گئے پانچ اُن میں سے علاقہ پٹیالہ اور ایک علاقہ جیند کا تھا اُن کو اُن علاقوں میں روانہ کیا گیا باقی گیارہ کوکوں ۲

۲ کو چالان عدالت میں ہوا دیکھا چاہئے کیا حکم ہوتا ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

